**ملازمت پیشہ خواتین کو سازگار ماحول فراہم کرنے کے لیے لیبرقوانین میں اصلاحات کی ضرورت ہے**

اسلام آباد، 25 اکتوبر 2018: پاکستان کے موجودہ لیبر قوانین پر فوری نظرثانی کرتے ہوئے انہیں آئینی تقاضوں اور بین الاقوامی معاہدوں سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت ہے۔یہ سفارشات ملکی لیبر قوانین کے صنفی جائزے پر مبنی ہیں جنہیں ٹرسٹ فار ڈیموکریٹک ایجوکیشن و اکاؤنٹیبلیٹی (ٹی ڈی ای اے) کی جانب سے جمعرات کے روز ایک تقریب میں پیش کیا گیا۔

ملک میں نافذ 130 سے زائد لیبر قوانین کے صنفی جائزے کی یہ منفرد کاوش ٹی ڈی ای اے کے منصوبے ویکشن کے تحت کی گئی ہے۔ جائزے کے مطابق پاکستان کے لیبر قوانین میں خواتین ملازمین کے لیے زچگی کی تعطیلات، قانونی تعریفات، انتظامی کمزوریوں اور سوشل سکیورٹی سے متعلق بہت سے تضادات اور ابہام پائے جاتے ہیں۔ رپورٹ میں سفارش کی گئ یہے کہ ملکی لیبر قوانین کو یکجا کر کے شرائط ملازمت، صنعتی تعلقات، سوشل سکیورٹی اور پیشہ وارانہ صحت و تحفظ کے چار درجوں میں بہتر اور نئے قوانین تشکیل دیے جائیں۔

لیبر قوانین کے صنفی جائزےکے اجرأ کے بعد خواتین ارکان پارلیمان کے ساتھ مکالمے کی نشست کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جس میں پاکستان تحریک انصاف، پاکستان مسلم لیگ نواز، پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین اور عوامی نیشنل پارٹی سے تعلق رکھنے والی اراکین پارلیمان نے شرکت کی۔ اس نشست میں اراکین نے لیبر قوانین کو بہتر بنانے کے لیے انتظامی اور قانونی اصلاحات پر زور دیا۔

خواتین ارکان پارلیمان نے اس امر پر اتفاق کیاا کہ خواتین کی نمائندگی یقینی بنانے کے لیے قوانین میں ترامیم کی ضرورت ہے۔ انہوں نے لیبر قوانین کے مؤثر نفاذ کے لیے انتظامی سطح پر بہتری لانے پر بھی زور دیا۔

عالمی ادارہ محنت کے آٹھ کنونشنوں اور مساوی تنخواہ اور پیشوں میں امتیاز سے متعلق کنونشنوں کا دستخطی ہونے کے باوجود پاکستان کے وفاقی قوانین میں ان سے متعلق کوئی شق موجود نہیں ہے۔ خواتین ملازمین کو مرد ملازمین کے مساوی تنخواہ اور پیشوں میں صنفی امتیازات کے خاتمے کے لیے ان کنونشنوں پر عملدرآمد ضروری ہے۔

لیبر قوانین کے صنفی جائزے پر مبنی رپورٹ میں ان قوانین کو عہدِ حاضر کے معاشی حقائق سے ہم آہنگ کرنے کے لیے فوری اقدامات تجویز کیے گئے ہیں۔ لیبر قوانین میں دی گئی تعریفات کے محدود تناظر کے باعث نئے اداروں مثلاً نجی سکولوں، اسپتالوں، اور بیوٹی پارلروں وغیرہ پر ان قوانین کے اطلاق میں مسائل پیش آتے ہیں۔ رپورٹ کی سفارشات کے مطابق ان تعریفات کے دائرے کو وسیع کیا جانا چاہئیے۔ اس حوالے سے لیبر قوانین میں درکار ترامیم کی نشاندہی کی گئی ہے جنہیں ارکان قومی اسمبلی کے ذریعے ایوان میں پیش کیا جائے گا تا کہ ملازمین کے مسائل کو حل کیا جاسکے۔

ایک ہی موضوع پر ایک سے زائد قوانین کی وجہ سے پیدا ہونے والی غلط فہمیوں اور الجھنوں کا سدّباب کرنے کے لیے سفارش کی گئی ہے کہ مائنز اور میٹرنیٹی بینیفٹ ایکٹ 1941 اور میٹرنیٹی بینیفٹس آرڈیننس 1958 جیسے قوانین کو یکجا کرتے ہوئے پرانے قانون کو ختم کردیا جائے۔

مزیدبرآں جائزے میں اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ لیبر قوانین میں دی گئی بیشتر تعریفات صنفی اعتبار سے غیر جانبدارانہ نہیں ہیں۔ ان تعریفات اور اصطلاحات میں ایسی ترامیم کی جانی چاہئیں کہ یہ ملازمین کی تمام اصناف کی نمائندگی کرسکیں۔اس کے مطابق محکمہ محنت میں قابل عملے کی کمی، نگرانی کا غیر مؤثر طریقہ کار، اعداد و شمار جمع کرنے کے طریقوں سے ناواقفیت، اور ساز و سامان کی کمی جیسے انتظامی مسائل لیبر قوانین پر عملدرآمد کی راہ میں حائل ہیں۔ وفاقی و صوبائی محنت کے کے محکموں میں خواتین عملے کی تعداد انتہائی کم ہے۔ خواتین عملے کے نہ ہونے سے خواتین ملازمین کے مسائل کی نشاندہی ہونا مشکل ہوجاتا ہے۔ جائزے میں سفارش کی گئی ہے کہ کمپنیز آرڈیننس کے تحت درج شدہ کمپنیوں کو اپنی سالانہ رپورٹ کے ساتھ محکمہ محنت سے تصدیق شدہ لیبر قوانین پر عملدرآمد کی رپورٹ بھی پیش کرنی چاہئیے۔

جائزے میں یہ نشاندہی بھی کی گئی ہے کہ ایمپلائز اولڈ ایج بینیفٹ جیسی سوشل سکیورٹی سکیموں میں خواتین ملازمین کی شمولیت خطرناک حد تک کم ہے اور متعلقہ اداروں کو خواتین ملازمین کی ان منصوبوں میں رجسٹریشن بہتر بنانے کے لیے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ مزیدبرآں رپورٹ میں اس امر کی بھی سفارش کی گئی ہے کہ محکمہ محنت کے ساتھ رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ ہر دو طرح کے دفاتر اور صنعتوں کے ملازمین کو سوشل سکیورٹی، ورکرز ویلفئیر فنڈ اور ای و بی آئی جیسے اداروں کے ساتھ رجسٹریشن کی سہولت دی جانی چاہئیے۔

ٹی ڈی ای اے کے چئیرپرسن محمد ضیاالدین نے لیبرقوانین پر نظر ثانی کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ملکی معیشت میں خواتین کی مؤثر شرکت بنانے کے لیے ان کے تحفظ سے متعلق قوانین بنانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے ٹی ڈی ای اے اور ویکشن کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے لیبر قوانین کے صنفی جائزے کو وقت کی ضرورت قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت اور ارکان پارلیمان کو ویکشن کی سفارشات کو مدّنظر رکھتے ہوئے پالیسیوں اور قوانین میں تبدیلی کرنی چاہئیے۔ نیدرلینڈز کی مالی معاونت سے چلنے والے اس منصوبے پر ملک کے وفاقی و صوبائی دارلحکومتوں میں عملدرآمد کیا جارہا ہے۔

9